سید یونس الحسنی

شہید حریت، شہید غیرت ...... شیخ احمد یٰسین علیہ الرحمتہ

تحریک حریت فلسطین کے ''جری رہنما'' جہادی تنظیم حماس کے بانی الشیخ احمد یٰسین، بدترین اسرائیلی جارحیت اور دہشت گردی کا نشانہ بن کر منزل شہادت کے سزاوار ٹھہرے۔ قریباً پانچ لاکھ سے زائد افراد نے انہیں آہوں اور سسکیوں کے ساتھ سپرد خاک کر دیا۔ انکی ولادت ۱۹۳۶ء میں ہوئی۔ ۱۹۴۸ء میں ان کا گھر مسمار کر دیا گیا تو وہ غزہ میں سکونت پذیر ہو گئے۔ آغاز میں ان کی وابستگی اخوان المسلمین سے بھی رہی۔ وہ جامعہ الازہر کے فارغ التحصیل تھے۔ ۱۹۸۷ء میں انہوں نے فلسطین کی عظیم مزاحمتی تنظیم حماس کی بنیاد رکھی۔ اس پلیٹ فارم سے صیہونی ریاست کے خلاف مسلح گروپوں کو منظم کرنے کے لیے ان تھک محنت کی۔ ساتھ ہی ساتھ وہ زہد و تقویٰ کی قوت سے فلسطینی نوجوانوں کی روحانی تربیت بھی کرتے رہے۔ انہوں نے اپنا اٹل عقیدہ نسل نو کے قلوب و اذہان میں کندہ کر دیا کہ ''نام نہاد امن کارستہ، امن ہے نہ جہاد کا نعم البدل'' اس سے واضح ہوتا ہے کہ سرزمین فلسطین کو یہودی پنجۂ استبداد سے نجات دلانے کیلئے رہِ جہاد کو بہر طور اور بہر حال لازم سمجھتے تھے۔ انکے اس پختہ اعتقاد کے نقوش آج کے فلسطینی نوجوانوں میں بکمال و تمام موجود ہیں اور دیکھے جاسکتے ہیں۔ خود فلسطین میں بھی انہوں نے لادین اور لبرل مزاحمتی تحریک سے پنجہ آزمائی کی، نوجوانوں کو ان کے دام ہائے مکر و ریا سے نکال کر بے دین قیادتوں کو اپاہج بنا ڈالا۔ نژادِ نو میں ایسی روح پھونکی کہ وہ اندھی کوڑھی مصلحتوں کے تمام سفینے ابتلا کے کناروں پر نذر آتش کر کے عالمی صیہونیت کے مقابلے پر کفن بردوش نکل کھڑی ہوئی۔ حماس دراصل ایک بحر مواج ہے، ایک طوفانِ بلاخیز ایک بے پناہ تلاطم جو اسرائیلیوں میں موت کے سوا کچھ نہیں بانٹتا۔ شیخ کا سب سے بڑا کارنامہ یہی ہے کہ انہوں نے اپنے روحانی تصرف سے فلسطینی نوجوانوں اور بڑے بوڑھوں کی تقریباً اٹھانوے فیصد اکثریت کو قوم و وطن پرستی کے فکر باطل سے چھٹکارا دلا کر انہیں اکل کھرے جہادی اور سچے محبّ وطن بنایا ہے یہی وجہ ہے کہ آج اہل فلسطین اپنے تئیں عرب اور فلسطینی کہلانے سے زیادہ مسلمان کہلانا پسند کرتے اور یہودیوں کے مقابل صف آرائی کو اسی تناظر میں دیکھتے ہیں۔ کتنا صادق ہے یہ جذبہ اور کس قدر عظمت پناہ تھا وہ شخص جس نے اس پودے کو تن آور درخت بنانے کے لیے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا پوتر خون بھی دیدیا کہ کل کلاں یہ مزید پھلے پھولے اور ثمر آور بنے،

بنا کردند خوش رسمے بہ خاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

چار دانگ عالم میں یہ خبر بڑے کرب و اضمحلال کے ساتھ سنی گئی کہ شیخ احمد یٰسین شہید ہو گئے۔ دنیا بھر میں سوائے

چند ممالک کے سخت ردعمل سامنے آرہا ہے۔ کئی ملکوں میں مظاہرے بھی ہوئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اسرائیلی اہداف میں سرفہرست تھے۔ لوگ یہودیوں کی شدید مذمت کررہے ہیں، اس المیے کو بزدلانہ کارروائی قرار دے رہے ہیں۔ یورپی یونین نے اسے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کیلئے بڑا دھچکا خیال کرتے ہوئے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ اسرائیل کی اس جارحانہ کارروائی سے مشرق وسطیٰ کے لیے تشکیل دیا گیا امن روڈ میپ شدید خطرات میں گھر گیا ہے اور علاقے کی صورت حال خوفناک حد تک سنگین ہوجائے گی۔ راقم کی غیر جانبدارانہ رائے ہے کہ حضرت شیخ سے روا رکھی گئی بہیمیت کے باعث خطے میں امن وسلامتی کے تمام امکانات ختم ہوگئے ہیں۔ صیہونیت کے بیٹوں نے جس حرکت بد کا ارتکاب کیا ہے اسکے منطقی نتیجے کے طور پر شیخ یٰسین کے ساتھ ساتھ امن کا عمل بھی دفن ہوگیا ہے اس کی کچھ معروضی وجوہات ہیں مثلاً:۔

۱) امریکہ اور برطانیہ صیہونی ریاست کے ہمہ نوعی سرپرست ہیں۔ ایسی جری کارروائیوں کو وہ اسکا فائق حق سمجھتے ہیں اور دنیا کے دیگر ممالک کا بے پناہ احتجاج ان پر اثر نہیں کرتا۔

۲) یہ دونوں ممالک اسرائیل کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے فلسطینیوں کی تحریک حریت کو دہشت گردی قرار دیتے ہیں۔

۳) بیشتر مسلم ممالک کے حکمران امریکہ و برطانیہ کے آنریری ایجنٹ ہیں۔ اس لیے ان کا احتجاج بھی نیم دلانہ ہوتا ہے جو انتہائی بے وقعت ہوکر رہ جاتا ہے اور مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کرسکتا ہے۔

۴) موجودہ فلسطینی قیادت بھی اندرونی طور پر منافقت شعار ہے۔ وہ شیخ یٰسین کے منظر سے ہٹ جانے کو اپنی بقا کے لئے بہتر خیال کرتی ہے۔

۵) چند عرب ممالک کے اسرائیل سے سفارتی تعلقات قائم ہیں وہ بھی فلسطینیوں کی دینی قیادت کو پرخطر سمجھتے ہیں جس سے یہودی ریاست کو من مرضی کی دہشت گردی اور ہلاکت خیز کارروائیاں کرنے کا حوصلہ ہوتا ہے۔

یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ دنیا کی چھپن مسلم ریاستیں ناجائز صیہونی ریاست کو غاصب اور ظالم تو گردانتی ہیں لیکن تمام وسائل سے مالا مال ہونے کے باوصف اسکے خلاف سانس لیتی ہیں نہ ڈکار، ہمیں پورا یقین ہے کہ شیخ کی شہادت سے تحریک آزادی میں رکاوٹ ہرگز پیدا نہیں ہوگی البتہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی کانفرنس تنظیم کے مردہ گھوڑے میں جان ڈالنے کی بھرپور سعی کی جائے تاکہ یہ مسلمانانِ عالم کا طاقتور ادارہ بن سکے اور کٹھن مراحل میں مسلم ممالک کے کام آسکے۔ اگر ایسا نہ ہوسکا تو ہمیں نوشتۂ دیوار کھلی آنکھوں سے پڑھ لینا چاہیے کہ ہر روز معصوم فلسطینی یہودی شقاوت کا نخچیر ہوتے رہیں گے۔ نام نہاد ''عالمی برادری'' سے کچھ کہنا بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف ہے کیونکہ اسرائیل کا ناسور اسی کے نامشکور کرتوتوں کا گھناؤنا نتیجہ ہے۔ غور کیجئے گا امریکہ جو سپر پاور ہے اس عالمی برادری کا وڈیرا ہے مفروضہ دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ کے نام پر ساری دنیا میں بارود کی برکھا برساتا پھرتا ہے پہلے افغانستان پھر عراق کو بین الاقوامی سلامتی، امن و آشتی کیلئے خطرہ قرار دے کر غارت گری کا شاہکار بنا چکا ہے اور دم تحریر تک القاعدہ کے تعاقب میں سرگرداں

ہے۔ وہ بھی اسرائیل کی طرف سے انسانیت کش جارحیتوں پر آنکھیں بند کئے ہوئے ہے جس سے نہ صرف فلسطین بلکہ عالمی سطح پر وحشت ناک سرگرمیوں کو فروغ مل رہا ہے، امریکہ، برطانیہ، اسرائیل اور ان کے دیگر اتحادی پوری نسل آدم کے مجرم ہیں۔ لگتا ہے وقت بہت تیزی سے قریب آ رہا ہے جب یہ مجرمین اپنے انجام کو پہنچیں گے۔ ہماری دلی آرزو ہے کوئی تو ایسا ہو جوان بھیڑیوں کو مقید کرے اور ظلم کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دے۔ پروفیسر سیفی نے شاید کسی ایسے ہی موقع پر کہا تھا:

ذلتیں ہیں لکھیں ظلم کے بھاگ میں ظالمو ، ڈاکوؤ ، خونیو ، قاتلو
خود بھی جل جاؤ گے اپنی اس آگ میں اپنے ہاتھوں سے تم نے لگائی ہے جو

☆☆☆

حواشی:

(۱) صحیح بخاری، کتاب فرض الخمس، باب ماذکر من درع النبی وعصاہ وسیفہ..... (ح:۳۱۱۰) کتاب فضائل اصحاب النبی باب ذکر أصھار النبی (ح:۳۷۲۹)

(۲) انساب الاشراف، احمد بن یحیٰ البلاذری، تحقیق ڈاکٹر حمید اللہ، مطبوعہ: دار المعارف تاریخ ندارد، ص:۱/۱۲۴

(۳) الطبقات الکبری، محمد بن سعد مطبوعہ دار صادر بیروت، تاریخ ندارد، ص:۱/۲۰۰۔۲۰۱

(۴) مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، ابن منظور، مطبوعہ دار الفکر ۱۹۸۴ء ص:۱۱/۶۷

(۵) البدایہ والنھایہ: ابن کثیر مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۸ء ص:۲/۲۸۱۔۲۸۳

(۶) مختصر تاریخ دمشق ۱۱/۵۲

(۷) الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، ابن حجر، مطبوعہ دار الکتاب العربی، تاریخ ندارد، ۲/۲۷۱، مختصر تاریخ دمشق ۱۱/۵۳

(۸) مختصر تاریخ دمشق ۱۱/۵۲

(۹) الکامل فی التاریخ، ابن اثیر، مطبوعہ دار صادر بیروت ۱۹۷۹ء ۲/۱۰۲، تاریخ الأمم والملوک، محمد بن جریر الطبری، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ ۱۹۸۸ء ابن سعد ۱/۲۲۷

(۱۰) تاریخ طبری ۲/۱۲۲، ابن سعد ۸/۹۹، مختصر تاریخ دمشق ۱۱/۵۵

(۱۱) سیرت ابن ہشام، مطبوعہ دار القلم بیروت، تاریخ ندارد ۲/۳۰۹۔۳۱۰

(۱۲) تاریخ یعقوبی، مطبوعہ دار صادر بیروت، تاریخ ندارد ۲/۵۶

(۱۳) المنتظم، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۹۹۳ء ۵/۲۷

(۱۴) تاریخ خلیفہ بن خیاط، تحقیق ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ ۱۹۹۷ء ص:۹۸